R.M.C. Sas
Name. Prof. S.K. Jabeen
Dept of Urdu
B.A. I.
Topic - Eqbal ki Shairi se Motaliae

علامہ اقبال کی شاعری

علامہ اقبال اردو شعر و ادب میں ایک نہایت اعلیٰ اور عظیم شاعر تسلیم کیے جاتے ہیں۔ اقبال کی شاعری اردو شاعری میں ایک نئی آواز تسلیم کی جا چکی ہے۔ اقبال سے قبل اردو شاعری، دل والوں کی دنیا تھی۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں سمجھا جانا چاہیے کہ زندگی کے مسائل کو پیش نہیں کیا۔
ان سے قبل بھی شاعر نے شاعری کے ذریعے اقبال سے پہلے غالب، حالی اور اکبر جیسے ایسے شعراء گزرے اردو شاعری کے ذریعے پیش کیا ہے۔ مگر اقبال کو اس لحاظ سے میں جنہوں نے زندگی کو ہی اپنا اولین مقصد بنا کر امتیازی مقام حاصل ہے کہ انہوں نے اپنی قوم و ملت کے سوئے ہوئے افراد کو پوری طرح جھنجھوڑ کر بیدار کر دیا ہے۔ ان کے تفکر میں اقبال کی شاعری میں مقصدیت زیادہ اور فن کم پائے جاتے ہیں۔ غالب نظر آتے ہیں۔ ان کی شاعری میں ہم حسب ذیل باتیں پاتے ہیں۔

(۱) وطنی شاعری - ابتدا میں حالی کے دیگر شعراء کی طرح اقبال بھی ملک کی ترقی و کامرانی کے لیے آزادی کو ضروری قرار دیے ہوئے تھے۔ ان کی نظر میں غلامی سے انسان کی زندگی منجمد ہو جاتی ہے۔ ان میں حرکت کرنے کی قوت ختم ہو جاتی ہے۔ اس زمانے میں جذبے سے سرشار ہو کر انہوں نے واضح طور پر کہا کہ

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستاں والو
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

Scanned with CamScanner

وہ ہندو مسلم اتحاد کے زبردست علمبردار تھے۔ کیونکہ وہ یہ جانتے تھے کہ
جب تک یہ دونوں قومیں متحد ہوں گی اُس وقت تک ملک کی آزادی
ممکن ہے اس لیے دونوں کے اتحاد کی باتیں کرتے ہیں۔

خاک وطن کا مجھ کو ہر ذرہ دیوتا ہے

2) منظری شاعری ۔ ابتدائی کلام کا مطالعہ کرنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ
انہوں نے ملٹن کی شاعری کے میدان پر بھی منظری شاعری کی ہے جس کی زیادہ تر
فطرت سے مطالعہ [illegible] مشرقی غالب تھا۔ یہی وقت ہے
میں اقبال پر مناظر فطرت سے بھرے پیام جیسی فلسفیانہ
سے انہوں نے [illegible] آفتاب، ماہ نو، چاند ابر کے پیام جیسی

نظمیں کہیں۔

3) اسلامی شاعری ۔ علامہ اقبال کی شاعری کی امتیازی خصوصیات اسلامی شاعری اور عشق
کی بنیاد عشق ہے۔ اس کا مقابلہ انہوں نے جابجا عقل سے بھی کیا ہے۔ اور عشق
کو اس پر حاوی کرتے نظر آتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔
بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق ۔ عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی
اقبال کا عشق عشق مجازی نہیں ہے۔ وہ عشق حقیقی کی باتیں کرتے ہیں۔ ان کی
نظر میں انسان اپنی خودی کو ختم کر دے۔ اور رسول اللہ کے عشق میں اپنے آپ
کو غرق کر دے۔ یہی اس کی معراج ہے۔ اقبال نے ملک کے اسلاف کے کارنامے
کو بیان کیا ہے۔

وہ دن آیا جو کہ میں سراپا درد ہوں
جس کی تو منزل تھا میں اس کا رواں کی گرد ہوں